Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

درندے

---تحریر: وارث آصف خان۔واں بچھراں---

روٹی نے ان کو بالکل مزہ نہ دیا اور بھوک ویسی کی ویسی رہی مجبوراً اٹھنا پڑا اور وہی کھانا جو وہ روز کھاتے تھے اسے ہی ڈھونڈنا پڑا مختلف گلیوں میں گھومے اور گاؤں کے باہر کا بھی چکر لگایا کہ شاید کوئی کتا یا بلی مل جائے مگر نہ ملا وہ قبرستان میں آئے جو عام طور پر کتوں کا مسکن ہوتا ہے مگر سارے قبرستان کا چپا چپا چھان مارا کچھ نہ ملا بھوک نے پھران کا برا حال کر دیا چلنا بھی دوبھر ہو گیا تو اسی عمران کی قبر پر آ بیٹھے جوں جوں ٹائم گزر رہا تھا بھوک کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا کھانے کو کچھ بھی نہ تھا کہ وہ کھاتے اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ گھر چلے جاتے یا مزید گشت کرتے سوچ سوچ کر پاگل ہونے لگے کہ کھانا کہاں سے ڈھونڈا جائے مگر عقل میں کچھ نہ آیا مجبوراً ہاتھوں کو کاٹنے لگے۔ارشد نے اپنے بازو پر کاٹا تو دانت جلد کو چیرتے ہوئے اندر گھس گئے اور خون ان کے منہ پر لگا تو ذائقہ اچھا لگا تو اس نے نکلنے والا سارا خون چوس لیا اور زبان پھیری بازو پر دماغ نے کچھ کام کیا تو اس کے عقل میں ایک بھیانک منصوبہ آیا اس نے ہاتھوں سے عمران کی قبر کھودنی شروع کر دی بھوک سے ہلنا بھی مشکل تھا مگر جو ترکیب اس کے دماغ میں اپنا خون اور گوشت چاٹ کر آئی تھی اس پر عمل کرنا ضروری تھا منیر نے بھی اپنے بھائی کی مدد کی وہ کچھ نہ سمجھا کہ وہ کیوں قبر کھود رہا ہے بس وہ اس کا ہاتھ بٹاتا رہا سری قبر کھود کر انہوں نے لاش کو باہر نکالا اور سائیڈ پر رکھ کر قبر بند کی۔اس کام میں ان کو کافی ٹائم لگا اور حلق سوکھ کر کانٹا بن گیا پیٹ سکڑ گیا ہلنے کی سکت بھی نہ رہی مجبوراً جیسے تیسے قبر بند کی اور مردہ عمران کو گھر لائے اسے کاٹا گوشت کی بوٹیاں بنائیں اور بھونا اور چار دن میں مردے کا سارا گوشت کھا گئے یوں ان کو کھانے کا نیا ذریعہ مل گیا۔ایک دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی

رات کا مہیب سناٹا چاروں طرف اپنے پر پھیلا چکا تھا۔ اور ایک عجیب وحشت ناک سا سناٹا چاروں طرف طاری تھا ہر سو موت کی سی ویرانی چھائی ہوئی تھی انسان کیا سب ہی چرند اور پرند اپنے اپنے گھروں میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے ماحول میں وحشت ناک چپ سی طاری تھی مگر کبھی کبھار جھینگروں اور دیگر حشرات کی آوازیں ماحول میں سنسنی سی پیدا کرنے کی ناکام کوشش کرتیں مگر خاموشی کا جادو تھوڑی دیر بعد پھر حاوی ہو جاتا تھا اس دن چاند بھی نہیں نکلا تھا چاند کی آخری راتیں تھیں سردی سے سب ٹھٹھر رہے تھے اپنے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو سینے سے لگائے ہوئے تمام جاندار آرام کر رہے تھے۔

ایسے میں اچانک قبرستان کی دس فٹ اونچی دیوار سے ایک نقاب پوش نے بھی دیوار سے قبرستان کی چاردیواری کے اندر چھلانگ لگائی اس بار آواز کچھ زیادہ نکلی تو قبرستان کے حشرات نے اس آواز کو سنا اور چیخ چیخ کر چھائی خاموشی سکو توڑ ڈالا جھینگروں کی بھیانک آواز قبرستان میں

www.urdupalace.com

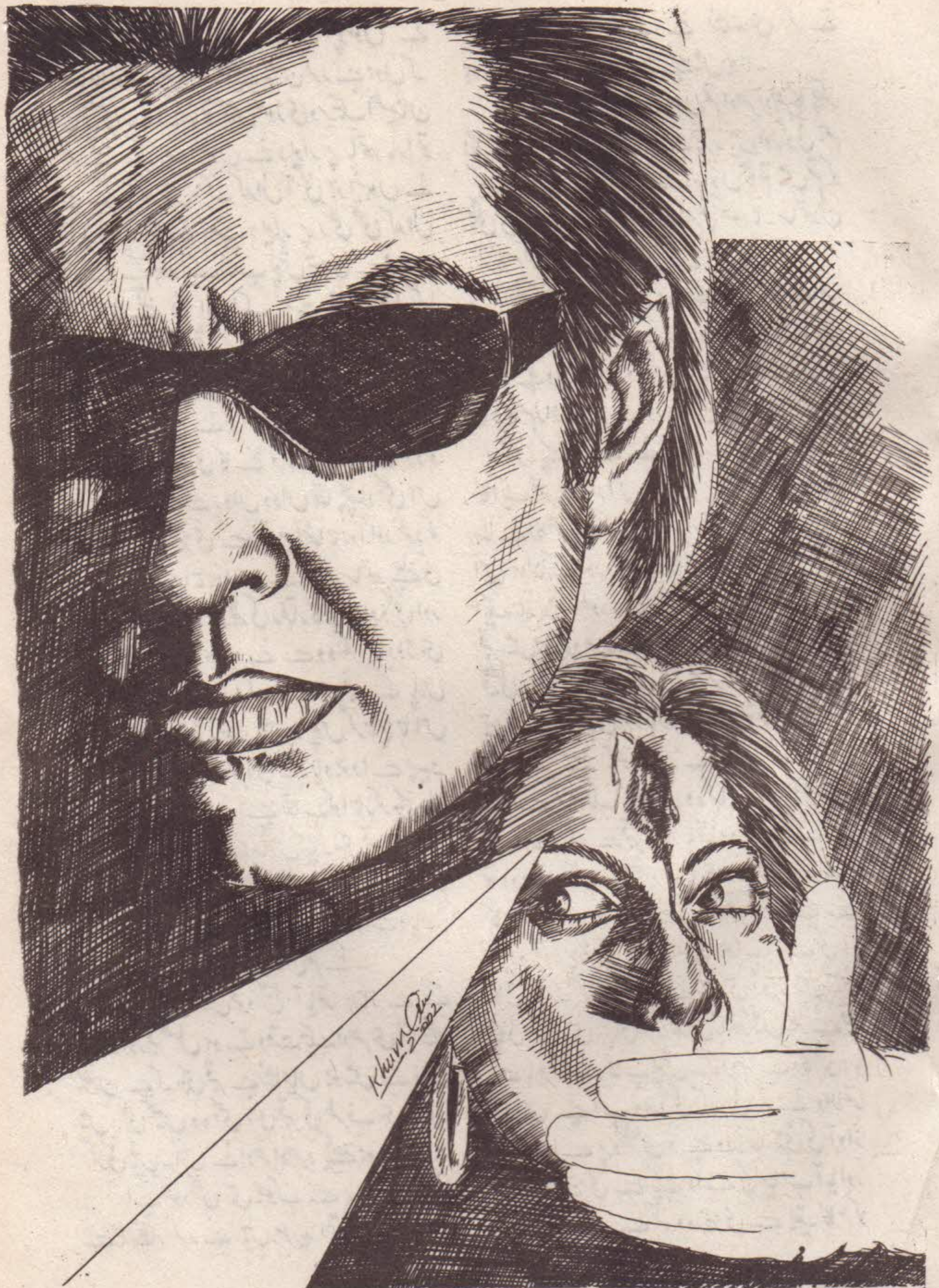

www.urdupalace.com

گونجنے لگی۔ دونوں نقاب پوشوں نے احتیاطاً ادھر ادھر دیکھا جیسے یقین کر رہے ہوں کہ ان کو کسی نے دیکھا تو نہیں تھوڑی دیر تک اطمینان کر لینے کے بعد انہوں نے دیوار پر ہاتھ مارا تو ان کے ہاتھ میں اک کدال آ گئی جو انہوں نے شاید نقب لگاتے وقت دیوار پر رکھی تھی کدال اٹھانے کے بعد ایک نقاب پوش تیزی سے قبروں کو پھیلانگنے لگا اور ایک سمت میں چلتا گیا دوسرے نقاب پوش نے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے۔ اگلا نقاب پوش نہایت ہی تیزی سے کدال ہاتھ میں لے کر اس کی مدد سے قبروں کے اردگرد موجود کیکر کی کانٹے دار شاخوں سے خود کو بچاتا ہوا ایک سمت رواں دواں تھا پچھلا بھی اس کی تقلید میں تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا اور خود کو کانٹوں سے بچاتا ہوا اس کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش میں تھا مگر اگلے کی رفتار کافی زیادہ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہونے سے وہ تقریباً دوڑ ہی رہا تھا۔ چلتے چلتے وہ ایک تازہ سی قبر کے پاس آ کھڑے ہوئے پچھلا نقاب پوش گرتا پڑتا اس جگہ آ کر ٹھہر گیا سخت سردی کے باوجود اسے پسینہ آ گیا تھا جسے اس نے اپنے نقاب کو اتار کر پہن لیا صاف کیا اور ایک ٹھنڈا سانس لیا۔ یہی قبر ہے ناں اس کی جسے آج دفنایا گیا ہے پہلے والے نے پوچھا۔ ہاں یہی ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔

اچھی طرح تسلی کر لی ناں تم نے۔

ہاں ہاں میں خود صبح آیا تھا جنازے کے ساتھ اور قبر مکمل ہوتے وقت تک ادھر ہی تھا مجھے یقین ہے کہ یہی قبر ہے نشانیاں جو میں نے ذہن میں رکھی تھیں وہ بھی اسی قبر کی طرف ہی اشارہ کرتی ہیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

اب کھود بھی سہی بھوک سے برا حال ہے صبح سے انتظار کر رہے ہیں مزید انتظار مت کرواؤ کھودو شاباش دوسرے نے نشاندہی کرتے ہوئے اور اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔

ٹھیک ہے میں کھودتا ہوں تم ادھر ادھر کا چکر لگاتے رہنا ایسا نہ ہو کہ ہم بے خبر رہیں اور کوئی ہم کو دبوچ لے جب میں تھک جاؤں گا تو میں تم کو ہلکی سی سیٹی سے اشارہ دوں گا پھر تم کھودنا۔ ساتھ مل کر کام کریں گے اکیلا میں نہیں کھود پاؤں گا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے وقت ضائع مت کرو دوسرے نے تیزی سے کہا اور وہ ایک طرف چلنے لگا وہ پہلے والے کو پروٹیکشن دینا چاہتا تھا تاکہ ان کا یہ کام راز میں رہے اور وہ اطمینان سے اپنا کام کر سکیں پہلے والے نے اپنا نقاب اتارا اور کدال کا ایک بھرپور وار اس تازہ قبر پر کیا اور مٹی قبر سے ہٹانے لگا نجانے کون سا اسرار تھا جس کے لیے وہ اس ہولناک اور وحشت ناک قبرستان میں آ کر ایک تازہ قبر کو کھود رہے تھے کدال کی بھرپور ضرب قبر میں موجود مردے اور اس شخص کے درمیان پھیلی ہوئی تھی مٹی کو بتدریج کم کر رہی تھی۔ وہ بڑی تیزی سے ہاتھوں اور بازوؤں کا استعمال کر رہا تھا س کے پسینے چھوٹ رہے تھے سخت سردی میں اسے گرم لگ رہی تھی وہ نہایت ہی اطمینان سے اور تیزی سے قبر کھود رہا تھا وہ جب تھک جاتا تو دو منٹ تک ذرا ٹھہر جاتا پھر دوبارہ سے اپنے کام میں مگن ہو جاتا۔ جب وہ قبر کو آدھے سے زیادہ کھود چکا تو اس کی ہمت جواب دے گئی وہ کافی تھک گیا تھا اس نے ہلکی سی آواز میں سیٹی نکالی یعنی سیٹی بجائی اور کدال ہاتھ میں پکڑے قبر سے باہر آ گیا۔ نقاب پوش نے دوسرے کو کاشن دیا تھا اس لیے اب وہ اسکی کھدائی کرنے والا تھا اور پہلا اسے پروٹیکشن دینے والا تھا سیٹی کی آواز سن کر وہ تیزی سے پہلے والے کی جانب آیا اور اس سے کدال لے کر وہ تیزی سے بقیہ کام کو

www.urdupalace.com

پورا کرنے لگا پہلے والا ایک جگہ ہو کر بیٹھ گیا اور اپنا سانس درست کرنے لگا ساتھ میں وہ احتیاط کے طور پر ایک طائرانہ سی نگاہ اردگرد بھی ڈال لیتا تھا سانس درست کرنے کے بعد وہ تیزی سے اٹھا قبر کا معائنہ کیا۔ قبر تختوں تک پہنچ چکی تھی وہ احتیاط اور آرام آرام سے اور ہاتھوں کی مدد سے تختوں کی مٹی دیہاتوں میں قبر میں تختوں کی بجائے پانی پینے والے گھڑے قبر میں تختے یا سل کی جگہ پر رکھ جاتے ہیں اور اس قبر میں بھی گھڑے ہی تھے یعنی گھڑوں کے اردگرد سے مٹی صاف کر رہا تھا یہ کام وہ خاصی تیزی سے کر رہا تھا پھر اس نے کدال کا ایک ہلکا سا وار گھڑے پر کیا گھڑا آرام سے تھوڑی سی آواز پیدا کئے ٹوٹ گیا اس نے نہایت ہی احتیاط سے گھڑے کی کرچیوں کو اکٹھا کر کے ایک جگہ ڈال دیا اور بقایا گھڑے میت سے اتارنے لگا۔ اس کام میں اسے چند منٹ لگے میت کے اوپر سے تمام رکاوٹیں ہٹانے کے بعد اس نے ہلکی سیٹی سے ساتھی کو بلایا ان دونوں نے احتیاط سے مردے کو قبر سے نکال کر قبر کے سرہانے کی جانب ڈال دیا خود باہر آئے اور پھر تیزی سے انہوں نے قبر کی مٹی برابر کر دی یہ کام انہوں نے اس صفائی سے کیا کہ کوئی بھی ثابت نہ کر سکتا تھا کہ قبر دوبارہ کھودی گئی ہے یا کوشش کی گئی ہے حتیٰ کہ مردوں کو کھانے والا بجو بھی بے چارہ دھوکے میں پڑ جاتا اور اس کی بھی ساری محنت ضائع ہو جاتی مردے کو انہوں نے تیزی سے اٹھایا اور دیوار کراس کرتے ہوئے نہایت تیزی سے مختلف گلیاں عبور کرتے ہوئے ایک کچے گھر میں داخل ہو گئے چاردیواری کا دروازہ اچھی طرح بند کرنے کے بعد انہوں نے ایک کمرے میں لاش رکھ دی اور اس کا دروازہ بھی اچھی طرح سے بند کر دیا اس سارے واقعے کی کسی کو بھی کان و کان خبر نہ ہوئی کہ قبرستان میں کیا ہوا ہے نہایت ہی چالاکی اینڈ ہوشیاری سے سارا کام کیا گیا مردے کو بوسیدہ سے کمرے میں ڈالنے کے بعد وہ دھڑام سے ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر گرے اور اپنی تھکاوٹ دور کرنے لگے تھوڑی دیر بعد یک اٹھا اس نے کمرے کے ایک صندوق سے جو حالات کی تم ظریفی کی نظر ہو چکا تھا چھرا نکالا اور ساتھ میں بڑا سا ایک ٹوکہ بھی تھا جس پر خون کے جمے ہوئے نشانات تھے پہلا وار اس نے مردے کی گردن پر کیا مگر گردن کا گوشت سخت ہو چکا تھا اس لیے وہ تھوڑا سا کٹا پے درپے واروں کے بعد آخر کار گردن کٹ گئی گردن کے کٹنے سے کافی گاڑھا خون نکلا جو فرش پر تھوڑا سا گرا اس کے بعد دوسرا نشانہ مردے کے بازو پر جس سے اس نے بھی کئی وار کئے بازو کو الگ کرنے کے بعد اس نے ایک طرف ڈال دیا جیسے ہی اس نے بازو کو الگ کیا چارپائی پر ڈھیر ہونے والا شخص تیزی سے اٹھا اور اس نے مردے کے بازو سے گوشت چھرے کی مدد سے اتار اتار کر قریبی بڑے سے دیگچے میں ڈالنا شروع کر دیا۔

یہ کام وہ نہایت تیزی سے کر رہا تھا اتنے میں دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو اس نے اس بازو سے بھی گوشت اتار کر دیگچے میں منتقل کر دیا پھر اس چھرے کی مدد سے مردے کی گردن سے لے کر ناف تک چھرے سے چیرا سا دیا پھر اس نے اس لکیر یا چیرے کو کاٹنا شروع کر دیا مطلب سینے کے پنجر کی ہڈیاں توڑنے لگا چھری کی مدد سے کافی صبر آزما کام تھا چھرے سے ہڈیاں کاٹنا مگر شاید وہ عادی تھا اس لیے وہ کافی مہارت سے ہڈیاں کاٹتا گیا دوسرا آدمی اس دوران دونوں ٹانگیں کاٹ کر ان سے گوشت اتار کر دیگچے میں ڈال چکا تھا اس نے کئی ہڈیوں کو ٹوکے کی مدد سے کمر تک کاٹ دیا اور اندرونی اعضا باہر نکالے جن میں دل

www.urdupalace.com

گردے پھیپھڑے وغیرہ ان حصوں کو اس نے ایک کڑھائی میں ڈالا اور تقریباً دو گھنٹے میں مردے کے جسم کا سار گوشت کڑھائی میں ڈال چکے تھے صبح کی لو پھوٹ رہی تھی اور مرغے اذانیں دے رہے تھے یعنی صبح کا ٹائم ہونے کو تھا ان میں سے ایک باہر نکلا اور اس نے قریبی گھڑے سے پانی ایک بوسیدہ سی بالٹی میں انڈیلا اور اندر لے آیا۔دوسرے نے کدال اٹھائی اور صحن کو ایک طرف سے تیز تیز سے کھودنے لگا دو فٹ گہرا اور انتہائی لمبا اور چوڑا کھوندے کے بعد وہ اندر آیا مردے کی ہڈیوں کو جمع کیا اور چادر میں ڈال کر اس نے زمین میں ڈال کر چادر ایک جانب رکھ دی مٹی کو برابر کو دیا دوسرا اس دوران آگ جلا کر دیگچے میں گوشت کو پکنے کے لیے آگ پر رکھ چکا تھا پانی کو آگ کی تپش مسلسل بھاپ کی شکل میں دے رہی تھی اور پانی انسانی گوشت کو بھون رہا تھا تھوڑی دیر بعد اس نے اک مٹھی لال پسی ہوئی مرچوں کی اور چٹکی نمک کی ڈالی دیگچے میں تھوڑی دیر بعد تمام گوشت پک گیا تھا اس نے وہ دیگچہ اتار دیا اور کٹے ہوئے اندرونی اعضا کو ٹکڑوں کی شکل میں موجود کڑھائی میں اسی آگ پر رکھ دیا اور پانی کی اچھی خاصی مقدار اس میں ڈال کر آگ پر پکنے کے لیے رکھ دیا لپٹے ہوئے کفن کو اس نے اپنے کپڑوں والے صندوق میں رکھا اور اتنے میں صبح کا اجالا نمودار ہوا وہ دونوں چارپائی پر آمنے سامنے بیٹھ گئے دیگچے کو انہوں نے اپنے سامنے رکھا اور پھر ایک ایک بوٹی نکال کر کھانے لگے۔اس دوران ان میں تھوڑی بہت بحث بھی ہوتی رہی۔ گفتگو کا موضوع یہی مردے اور ان کا گوشت تھا وہ کھاتے رہے اور گوشت ان کے جسم میں منتقل ہوتا گیا ساری دیگچے کو خالی کرنے کے بعد انہوں نے گندے کپڑے سے مٹی کا فرش صاف کیا پھر پانی حلق میں انڈیلا اور سو گئے۔انکا پیٹ گوشت سے بھر چکا تھا اور انسانی گوشت کی بھوک فی الحال ختم ہوگئی تھی سونے سے قبل ایک بندے نے کڑھائی اتار کر اس میں موجود گوشت کو اسی دیگچے میں ڈالا اور ڈھانپ کر کمرے کے ایک پرانے سے صندوق میں چھپا کر رکھ دیا بعد میں کھانے کے لیے جب وہ سو کر اٹھے تو عصر کا ٹائم ہو چکا تھا وہ اٹھ کر نہائے کپڑے بدلے اور شہر میں گھومنے پھرنے نکل گئے وہ کافی دیر تک آوارہ گردی کرتے رہے۔

جب شام کا اندھیرا خاصا پھیل گیا تو واپس آئے اور اپنے بوڑھے اور جوان دوستوں کی بیٹھک میں گپ شپ کرنے چلے گئے وہاں انہوں نے حقہ اور چائے پی اور رات گئے تک واپس آگئے۔انکا اصل روپ ابھی تک کسی کو بھی پتہ نہ تھا سب لوگ بس ظاہری روپ کو دیکھ رہے تھے۔وہ دونوں بھائی تھے دونوں جوانی کی حدوں سے نکل کر اب بڑھاپے کی راہوں میں تھے بڑا بھائی تینتالیس سال کا تھا اور چھوٹا بھائی اکتالیس سال کا تھا بڑے کا نام ارشد تھا اور چھوٹے کا نام منیر تھا ارشد کافی کمینہ اور چالاک انسان تھا اس کا کام مرنے والوں کے جنازے میں ساتھ جانا تھا اور قبر کی نشاندہی کرنے اور مرنے والے کے لواحقین سے مگرمچھ کے آنسو بہا کر تعزیت کرنا اور ان کی ہمدردی اور تھوڑے بہت پیسے اور مردے کے ساتھ آئے خوشبو کپڑے وغیرہ اور پیسے بھی حاصل کرنا تھا۔ پیچ اور گھٹیا ذہنیت والا ارشد لوگوں کو بہت جلد اپنے چکر میں پھانس لیتا تھا منیر کا کام بازار سے امیر لوگوں سے ملاقات وغیرہ کرنا محلے والوں کی خبر گیری اور دوستوں کو بے وقوف بنانا تھا وہ دونوں کافی کمزور اور دبلے انسان تھے مگر حرامی پن اور شیطانیت ان

www.urdupalace.com

میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ان کی باتوں اور ان کے رویوں سے لگتا تھا کہ ان جیسا بے غیرت بے حیا کمینہ اور حرامی بندہ اس دینا میں نہیں ہوگا انسانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے حرام کے پلے ہوئے درندے تھے جن کا مقصد صرف اور صرف مردہ انسانوں کو گوشت کھانا اور معصوم لوگوں کو زبان سے لوٹنا اور انسانیت کو بدنام کرنا تھا کوئی بھی مسلمان شخص مردوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا تھا مگر وہ ذلیل کتے انسان یہ کام کر رہے تھے۔

میں ڈیوٹی پر تھا میری ڈیوٹی اکثر رات بارہ بجے سے لے کر صبح چھ بجے تک لگواتا ہوں کیونکہ اس دوران میں نہ تو لوگوں کا رش ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ٹینشن۔ شام کو میرے دوست نے مجھے فون پر کہا کہ یہاں کسی دن آؤ میں نے تم کو ایک بابا جی ملانا ہے جن کے پاس ایک بہت ہی حیران کن کہانی ہے ہم نے وہ کہانی سنی ہے تو بہ یار انسان کو درندے بنتے ہوئے انہوں نے دیکھا ہے دوست کی باتیں سن میں کافی حیران ہوا میں نے سوچا کہ اس کے گھر جا کر اس بارے میں پوچھ گچھ کروں گا کچھ دنوں بعد میں گھر چھٹی پر گیا تو میں سیدھا دوست کے گھر چلا گیا۔ اور ان سے تفصیلی بات کی دوست نے کہا۔

صبح میں تم کو بابا کے پاس لے چلوں گا وہ تم کو وہ کہانی سنائیں گے جو ہم نے بھی سنی ہے میں تجسس میں تھا کہ پوری رات میں سو نہ سکا لہذا دوسرے دن میں بزرگ کے پاس چلا گیا اور ان کو سلام کرنے کے بعد میں نے ان سے کہا بابا جی مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے انسانوں کو درندہ بنتے ہوئے دیکھا ہے۔

میری بات سن کر انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اور پھر میرے کہنے پر انہوں نے کہانی سنائی کہ شام نگر میں ارشد اور منیر دونوں بھائی رہتے تھے ان کا والد کافی عرصہ پہلے فوت ہوگیا تھا اس وقت وہ جوانی کی حدوں میں آرہے تھے ان کی بوڑھی ماں نے ان کو پالا مختلف گھروں میں کام کاج کر کے کسی سے مانگ کر یا مطلب جیسے بھی اس نے ان کو نہ صرف پالا بلکہ ان دونوں کی شادیاں بھی کیں ماں کو اپنے دونوں بیٹوں سے بہت محبت تھی اور وہ بھی اپنی ماں پر جان چھڑکتے تھے مگر ان کی جو بیویاں آئیں تو انہوں نے ان کی ماں کو اپنی جوتی پر رکھا اور اس کا جینا حرام کر دیا بوڑھی ماں اپنے بیٹوں کی خاطر یہ برداشت کر گئی اور کوئی شکایت نہ کی دن کو دونوں بھائی قریبی جگہ کام کرتے اور شام کو تھکے ہارے واپس آتے ایک بار ان کی بیویوں نے طیش میں آ کر اپنی ساس کو بہت مارا اور لہولہان کر دیا ماں نے اس کی شکایت اپنے بیٹوں سے کی اور اگلا پچھلا سارا حساب کتاب کھول دیا بیٹوں نے یہ سن کر اپنی بیویوں کو بہت مارا اور گھر سے نکال دیا ان کی بیویاں بھی شاید ہٹلر کے خاندان سے تھیں فوراً گھر جا کر جھوٹ موٹ کا قصہ سنایا اور بھائیوں نے ان دونوں پر ہلہ بول دیا۔ ان کی وہ ٹھکائی کی بس پوچھئے مت ماں اپنے لخت جگروں کو چھڑانے آئی تو اس کی سمدھن نے اس کا وہ حال کیا اپنی بیٹیوں کے ساتھ کہ پوچھئے مت۔ بحر حال ان کا گھر خراب ہوگیا مطلب یہ کہ ان کی بیویاں ہمیشہ کے لیے ان سے روٹھ کر میکے چلی گئیں منانے کی لاکھ کوشش کی مگر بے سود۔ کچھ عرصہ تک کوشش جاری رہیں مگر کچھ نہ ہوا وہ نہ آئیں بلکہ جو بھی ان کو منانے آتا اس کی وہ حالت کرتیں کہ پوچھئے مت بحر حال کچھ عرصہ بعد ان کی ماں ان کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی گئیں۔ مطلب مر گئیں۔ عزیز و اقارب کی ان سے بنتی نہیں تھی کسی نے کچھ ساتھ نہ دیا روٹی ہوٹل پر کھاتے یا خود بناتے

www.urdupalace.com

اور باقی کام بھی خوف ہی کرتے ایک بار منانے کے لیے بیگمات کے پاس گئے واپسی پر گھر سے ایسے نکالے گئے کہ جیسے ہیروئن یا پاؤڈر کا عادی کپڑے پھاڑے عام طور پر دکھائی دیتا ہے یعنی مار الگ اوپر سے جو چھ پیسے تھے وہ بھی نکال لیے اور کپڑے بھی پھاڑ دیئے نوے کلومیٹر کا سفر پیدل چلنے کے بعد ان کو گھر آنا پڑا کیونکہ جس سے بھی مدد لی اس نے نشئی سمجھ کر ان کو دھکے دیئے۔

یوں ان کی زندگی کی گاڑی چلنے لگی کام کاج کرنے لگے اور زندگی گزرانے لگے ارشد ایک بار سخت بیمار ہوا اس کے علاج پر کافی خرچا کیا گا وہ ٹھیک تو ہو گیا مگر غربت نے ان کو گھیر لیا جو کچھ بھی تھا وہ تو علاج پر لگ گیا تھا کچھ پاس ہوتا تو کھاتے یا پہنتے بحرحال اب گزارہ مشکل ہونے لگا نوبت مانگنے پر آ گئی کچھ عرصہ تو محلے والے ان کو ایک آدھ روٹی اور سالن دیتے رہے پیٹ بھر کر نہ ملنے سے وہ کمزور ہوتے چلے گئے دیہاڑی ان سے ہوتی نہیں تھی اور ادھار کوئی دیتا نہ تھا پہلے والے پیسے بھی ان کو بخشوانے پڑ گئے تھے یوں آہستہ آہستہ محلے والے اور عزیز اقارب نے ان سے منہ موڑ لیا جو ایک ادھ روٹی ملتی تھی وہ بھی بند ہو گئی فاقے ہونے لگے گھر کا جو بھی سامان تھا وہ بیچ کر کچھ قرض اتارا گیا اب کچھ بھی نہ تھا کہ وہ بیچ دیتے کام ان سے نہیں ہوتا تھا یوں دو دن ان کو سوائے پانی کے کچھ بھی، کھانے کو نہ ملا بھوک سے برا حال تھا ارشد بھوک مٹانے باہر گیا کہ شاید کوئی اللہ والا ان کو کھانے کے لیے دے دے مگر کسی نے ایک پائی بھی نہ دی بھوک نے سب سوچیں ختم کر ڈالیں تھیں۔ اسے دن بھر مانگتے ہوئے گزر گیا شام کو مگر کچھ بھی نہ ملا۔ بازار میں کھانے کی چیزیں تو تھیں مگر جیب میں کچھ نہ تھا کہاں سے خریدتے مایوس واپس لوٹنا پڑا راستے میں ایک جگہ کھانے پینے کی دکان دیکھ کر ارشد سے رہا نہ گیا وہ جلیبیوں پر ٹوٹ پڑا مگر دکان کے مالک نے ایک ٹکڑا بھی اس کے منہ میں نہ جانے دیا الٹا اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گیا۔ گرتا پڑتا وہ واپس گھر آنے لگا تو راستے میں اسے ایک مرا ہوا کتا ملا جو شاید کسی ٹرک کے نیچے آ گیا تھا اور اس کا جسم دو حصے ہو گیا تھا اس کے اندر اعضا دکھائی دے رہے تھے اور بدبو آ رہی تھی کتے کے گوشت کو دیکھ کر اور بھوک کے مارے اس سے رہا نہ گیا۔ اس نے اسی مردہ کتے کو بغل میں اٹھا کر چھپایا اور گھر لایا فوراً اسے کڑھائی میں ڈالا اور چولہے پر رکھ دیا آگ جلائی اور پانی بھی کڑھائی میں ڈالا منیر بھوک سے بے ہوش ہو چکا تھا اور کھانا کھانا مانگ رہا تھا اس نے تیزی سے کتے کے گوشت کا ادھ بھونا ہوا ٹکڑا اس کے منہ میں ڈالا اور وہ اسے آہستہ آہستہ چبانے لگا اور حلق سے اتارنے لگا۔ گوشت کھانے سے اس کے اندر کچھ ہمت پیدا ہوئی اور وہ اٹھ بیٹھا اور بھائی سے مزید گوشت مانگا بھائی نے اسے تھوڑا سا صبر کرنے کو کہا مگر وہ نہ مانا اور وہ مانتا بھی کیسے تین دن سے جو وہ بھوکا تھا بھوک اس سے اب برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ تیزی سے اٹھا اور کڑھائی کو اتار لیا اور اس میں موجود کتے کے گوشت کو ہاتھ کی مدد سے کھانے لگا گوشت بہت گرم تھا اس نے اس کے ہاتھ جلائے منہ بھی جلایا مگر وہ پاگلوں کی طرح کھانے لگا وہ حرام جانور کے حرام گوشت کو ایسے کھا رہا تھا کہ جیسے وہ بکرے کا گوشت ہو ارشد نے بھی اسے کتے کے گوشت کو جی بھر کر کھایا جب بھوک مٹ گئی تو تب عقل نے کہا۔ تم نے کیا کیا ایک کتے کا گوشت کھا لیا مگر دل نے اور پیٹ نے کہا اور کیا کرتے شکر ہے کہ یہ بھی ملا شاید ان کو قے بھی آ جاتی مگر جب پیٹ بھر گیا تو قے کا کیا سوال۔ یوں وہ انسانوں سے

www.urdupalace.com

درندے بن گئے مرے ہوئے یا زندہ کتے یا مرغی یو جو بھی جاندار ان کو ملتا وہ بھوک سے کھانے لگے اور اپنی بھوک کو مٹانے لگے کچھ عرصہ تو یونہی گزر گیا۔ اور ان کا پیٹ ہر روز بھرنے لگا مگر کچھ عرصہ بعد یہ سلسلہ بھی رک گیا کیونکہ اس گاؤں میں جو آوارہ کتا یا بلیاں تھیں وہ سب کی سب اب ان کے پیٹ میں تھیں جب یہ بھی سارے کام آ گئے تو پھر سے فاقے ہونے لگے اور اس دوران ان کے محلے کا ایک نوجوان لڑکا فوت ہوا گیا وہ اس کے جنازے میں گئے ستائیس سال کا عمران ان کے ساتھ بہت ٹھیک تھا وہ ان کی روز کچھ نہ کچھ مدد کرتا تھا اب وہ آسرا بھی چلا گیا تھا شام کو اسے دفنایا گیا تو وہ دفناتے وقت تک قبر کے پاس ہی رہے عمران کے مرنے کا دکھ سب سے زیادہ ارشد کو اور منیر کو تھا وہ بہت روئے بحرحال جب سارے واپس آنے لگے تو ان کو بھی ساتھ لے آئے اور رات کا کھانا ان کو دیا کافی دنوں بعد ان کو انسانی خوراک جو کہ انسان کھاتے تھے یعنی روٹی اور سالن ملا ایک بار تو روٹی کو دیکھ کر بھائیوں کے آنسو روانہ ہو گئے کیونکہ کافی عرصہ سے وہ جانوروں کا حرام گوشت کھا رہے تھے اور اب ان کی عادت بن چکی تھی روٹی کھانے لگے تو روٹی نے ان کو مزہ نہ دیا بلکہ ان کو روٹی کھا کر قے آنے لگی۔ ان کا پیٹ اس روٹی کو قبول ہی نہیں کر رہا تھا ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے روٹی ان کے لیئے اجنبی یا حرام کھانا ہو انہوں نے کوشش تو بہت کی مگر دو نوالوں سے زیادہ نہ کھا سکے وہ انسان ہو کر بھی اب انسانی غذا نہیں کھا پا رہے تھے۔

روٹی نے ان کو بالکل مزہ نہ دیا اور بھوک ویسی کی ویسی رہی مجبوراً اٹھنا پڑا اور وہی کھانا جو وہ روز کھاتے تھے اسے ہی ڈھونڈنا پڑا مختلف گلیوں میں گھومے اور گاؤں کے باہر کا بھی چکر لگایا کہ شاید کوئی کتا یا بلی مل جائے مگر نہ ملا وہ قبرستان میں آئے جو عام طور پر کتوں کا مسکن ہوتا ہے مگر سارے قبرستان کا چپا چپا چھان مارا کچھ نہ ملا بھوک نے پھر ان کا برا حال کر دیا چلنا بھی دوبھر ہو گیا تو اسی عمران کی قبر پر آ بیٹھے جوں جوں ٹائم گزر رہا تھا بھوک کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا کھانے کو کچھ بھی نہ تھا کہ وہ کھاتے اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ گھر چلے جاتے یا مزید گشت کرتے سوچ سوچ کر پاگل ہونے لگے کہ کھانا کہاں سے ڈھونڈا جائے مگر عقل میں کچھ نہ آیا مجبوراً ہاتھوں کو کاٹنے لگے۔ ارشد نے اپنے بازو پر کاٹا تو دانت جلد کو چیرتے ہوئے اندر گھس گئے اور خون ان کے منہ پر لگا تو ذائقہ اچھا لگا تو اس نے نکلنے والا سارا خون چوس لیا اور زبان پھیری بازو پر دماغ نے کچھ کام کیا تو اس کے عقل میں ایک بھیانک منصوبہ آیا اس نے ہاتھوں سے عمران کی قبر کھودنی شروع کر دی بھوک سے ہلنا بھی مشکل تھا مگر جو ترکیب اس کے دماغ میں اپنا خون اور گوشت چاٹ کر آئی تھی اس پر عمل کرنا ضروری تھا منیر نے بھی اپنے بھائی کی مدد کی وہ کچھ نہ سمجھا کہ وہ کیوں قبر کھود رہا ہے بس وہ اس کا ہاتھ بٹاتا رہا ساری قبر کھود کر انہوں نے لاش کو باہر نکالا اور سائیڈ پر رکھ کر قبر بند کی۔ اس کام میں ان کو کافی ٹائم لگا اور حلق سوکھ کر کانٹا بن گیا پیٹ سکڑ گیا ہلنے کی سکت بھی نہ رہی مجبوراً یا جیسے تیسے قبر بند کی اور مردہ عمران کو گھر لائے اسے کاٹا گوشت کی بوٹیاں بنائیں اور بھونا اور چار دن میں مردے کا سارا گوشت کھا گئے یوں ان کو کھانے کا نیا ذریعہ مل گیا اور انہوں نے کم سے کم دو سال تک مختلف مردوں آوارہ کتوں بلیوں کو کھایا ان کا ٹائم اچھا گزرنے لگا مردے کا کفن وہ لالچی دوکانداروں کو سستے داموں بیچ دیتے کچھ پیسے ملتے تو رکھ لیتے جب

www.urdupalace.com

کچھ جمع ہو گئے تو چھریاں اور ٹوکے اور کدال وغیرہ خرید لیں جو بچ گیا وہ نمک اور مرچیں لے لیں اور کچھ کپڑے سلوا لیے۔ القصہ مختصر کہ دو سال انہوں نے اسی طرح گزار دیئے مرنے والے تمام مرے رات کو قبرستان سے غائب کر دیتے اور ان کا گوشت کھا جاتے مردے کی ہڈیاں وہ گھر کے صحن میں دبا دیتے انسانوں کے بھیس میں بن جانے والے یہ درندے نہایت ہی چالاکی سے کام کرتے گئے کسی کو کان و کان کچھ بھی خبر نہ ہوئی کہ ان کے گاؤں میں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے انسانی غذا سے ان کا کچھ بھی لینا دینا نہیں تھا وہ اس غذا کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے کہ ہے کیا ان کا یہ کہنا تھا کہ کتے اور انسان کا گوشت بہت ہی لذیذ ہوتا ہے ان کو اتنا مزہ دیتا ہے کہ وہ حلال جانوروں کی جانب آنکھ کر بھی نہیں دیکھتے ۔انسانی اور کتے کا گوشت حاصل کرنے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

قسمت نے ان کا ساتھ دیا وہ برابر اپنے کام میں بزی رہے اور کسی کو کان و کان کچھ خبر نہ ہوئی ایک بار وہ مردہ لے کر رات کو گھر آئے اس کی ران کاٹی اور کھا کر سو گئے محلے والوں میں سے چونکہ ایک بچہ تک بھی ان کے گھر نہیں آتا تھا اس لیے وہ مردے کو ویسے ہی چارپائی پر ڈال دیتے اور اوپر کچھ کپڑا وغیرہ ڈال دیتے اور بے فکر ہو جاتے خیر صبح ان کے گھر پڑوسیوں کا کتا گوشت کی بو سونگھ کر آیا تو ان کی نظر پڑ گئی کتے کو دیکھ کر ان کے منہ میں پانی آ گیا موٹا تازہ کتا ان کے سامنے تھا۔ جس میں گوشت کی کافی مقدار تھی وہ مردے کو چھوڑ کر کتے کی جانب لپکے مردے کی دوسری بوٹیاں کی شکل میں کڑاہی میں چولہے پر پک رہی تھیں کتا بھاگ کر گلی میں چلا گیا اور دونوں احتیاط سے اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے ہو لیے کتا تیزی سے بھاگتا ہوا مختلف گلیاں عبور کرتا گیا اور وہ بھی بھاگتے بھاگتے کتا کافی دور نکل گیا تھا اور قبرستان میں آ گیا مسلسل بھاگنے سے اس کے منہ سے پسینہ پانی کی طرح بہہ رہا تھا مگر وہ اپنے پیچھے پڑے دو انسانوں کے ہاتھ نہیں آنا چاہتا تھا مگر بھاگ بھاگ کر اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ قبرستان میں ایک کہ تھکن سے نڈھال ہو کر گر پڑا اور لمبے لمبے سانس لیتا ہوا سانس درست کرنے لگا۔

اس نے اپنے آپ کو ان انسانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور یہ دیکھنے لگا کہ وہ اس کے ساتھ کرتے کیا ہیں ارشد اور منیر نے کتے کو گرتا ہوا دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب لپکے اور کتے کو پکڑ کر اس کی گردن مروڑ دی ان دونوں کے بھی سانس پھولے ہوئے تھے مگر کتے کو دیکھ کر ان کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی تھی وہ خواب خیال میں اس کتے کے گوشت کو کھانے کا تصور کرنے لگے تھے کتا بغیر کوئی آواز پیدا کیے مر گیا ان دونوں نے اسے ایک جگہ رکھ دیا اور اس جگہ پر نشانی رکھ دی تا کہ رات کو اسے اٹھانے میں کوئی دقت نہ ہو۔ پڑوس کی کتے کی مالکن جس نے کتے کو ان کے گھر آتا ہوا دیکھا تھا وہ کتے کو پکڑ کر گھر لانے کے لیے گھر گئی کافی عرصہ بعد وہ اس گھر میں داخل ہوئی تھی تو اسے ایک عجیب سی وحشت ہوئی ڈر سا اسے لگا اسے ایسے لگا کہ جیسے اس گھر میں انسان نہیں بلکہ جن بھوت رہتے ہوں مکڑیوں کی جگہ جگہ جالے عجیب سی بدبو اجڑا ہوا گھر کوئی شئے کدھر پڑی ہوئی تھی اور کوئی کدھر صحن بھی جگہ جگہ سے کھدا ہوا تھا کھدے ہوئے صحن والی جگہ پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں جیسے کہ اس کے اندر کوئی مردہ جانور ہو اور بدبو بھی وہیں سے اٹھ رہی تھی اس نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ کوئی ہے۔ پینتیس سالہ عشرت

www.urdupalace.com

نے یہ فقرہ تین مرتبہ کہا مگر اسے کوئی جواب نہ ملا وہ اندر کمرے میں گئی تو کڑھائی میں گوشت پک رہا تھا اور وہاں بھی تیز بدبو پھیلی ہوئی تھی اس کا وہاں مزید رکنا محال ہو گیا وہ تیزی سے باہر کو مڑی مڑتے وقت اچانک اس کی نظر بائیں طرف پڑی ہوئی چارپائی پے پڑی جس پر کوئی وجود لیٹا ہوا تھا اور اس کے اوپر سفید رنگ کی لہو بھری چادر پڑی تھی یہ دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو گئی اور تیزی سے بھاگ کر گھر گئی گھر جا کر اس نے اپنے بھائی کو سارا واقعہ بتایا نعمان تیزی سے اس گھر آیا اور اس نے کمرے میں پڑے وجود کو دیکھا تو اسے بھی خوف محسوس ہوا۔ اس نے عشرت کے ساتھ مل کر چادر ہٹائی اور جب اس کا چہرہ دیکھا تو ان کی سٹی گم ہو گئی حیرتوں کا پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑا مارے حیرانگی سے وہ بت کے بت بنے کھڑے ہو گئے سامنے والا وجود ان کے رشتہ دار ریحان کا تھا جو چند یوم قبل انتقال کر گیا تھا اور وہ اسے منوں مٹی تلے دفنا کر آئے تھے اور اس کا قل بھی ہو چکا تھا مگر یہ یہاں کیسے آیا۔ عشرت نے پوری چادر ہٹائی تو ایک بار پھر ان پر خوف کا غلبہ چھا گیا دہشت سے ان کے جسم کانپنے لگے اور لہو رگوں میں منجمد ہو گیا اس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں پاس ہی ایک بڑا سا ٹوکہ پڑا تھا جو خون آلود تھا اس کا مطلب تھا کہ مردہ ریحان کی دونوں ٹانگیں اسی تیز دھار والے ٹوکے سے کاٹی گئی تھیں اور یقیناً کڑھائی میں پکنے والا گوشت بھی ریحان ہی کا تھا اور باہر کھدے ہوئے صحن میں یقیناً اس کی ہڈیاں ہی ہوں گی۔

ساری کہانی ان کی سمجھ میں آ گئی نعمان تو خیر خوف پر قابو رکھ گیا اور غصے کو بھی دبا لیا مگر عشرت سے یہ سب برداشت نہ ہوا۔ اس کی گونجنے والی بھیانک چیخوں نے آن واحد میں محلے داروں کو متوجہ کیا اور تمام لوگ تھوڑی دیر میں اکھٹے ہو گئے عشرت نے ڈرتے ڈرتے سارا ماجرہ کہہ سنایا جس سے گاؤں والوں میں غم غصے کی شدید لہر دوڑ گئی ان کو یقین ہی نہ آیا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے مگر اندر کی صورتحال نے ان کو یقین کرنے پر مجبور کر دیا گھر میں سب کو بکھری ہوئی مردوں کی ہڈیاں کھدی ہوئی جگہ اور ان کے جسموں کو کاٹنے والا سامان دیکھا تمام لوگوں میں خبر آگ کی طرح پھیل گئی جو بھی یہ سنتا وہی بھاگا ہوا چلا آتا۔ اور پھر کسی نے پولیس کو بھی اطلاع دیا اور پھر پولیس آئی لاش کو قبضے میں کر لیا گیا سارے سامان کی تلاشی لی گئی۔ کافی سارے کفن اور چھریاں ٹوکے بھی برآمد ہوئے کھدی ہوئی جگہ پر کھدائی کی گئی تو وہاں سے ہڈیاں نکلیں جن کا ٹسیٹ کرایا تو پتہ ان میں کچھ انسانوں کی تھیں اور کچھ کتوں کی۔ لوگوں نے ان دونوں کی تلاش شروع کر دی اور قبرستان سے واپس آتے ہوئے ارشد اور منیر کو بھی گاؤں والوں نے چپکے سے پکڑ لیا ریحان کے گھر والوں کا سب سے برا حال تھا انہوں نے ان دونوں کو مار مار کر برا حال کر دیا۔

انہوں نے مار کھانے کے بعد تمام کہانی کہہ سنائی تمام لوگ ان کی سنائی ہوئی کہانی سن کر توبہ توبہ کرنے لگے یوں انسانوں کے درمیان رہتے ہوئے درندے بالاخر اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ آج بھی لوگ ان کی کہانی کو یاد کر کے کانپ سے جاتے ہیں۔ میں کہانی سننے کے بعد حیران سا رہ گیا کہ دنیا میں کیسے کیسے لوگ رہتے تھے اور کیسے کیسے گھناؤنے کام کرتے تھے کیا ایسے لوگ انسان کہلانے کے قابل ہوتے ہیں ہرگز نہیں۔ شام نگر دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہو لیکن تھے تو وہ انسان جو انسانوں کے روپ میں انسانوں میں رہتے ہوئے بھی انسان نہ تھے۔ امید ہے آپ کو میری کہانی پسند آئے گی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com